فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم ... اتوار

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۱۴۷	۲۳ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ ۔ ۲۸ احسان ۱۳۴۹ ہش ۔ ۲۸ جون ۱۹۷۰ء	جلد ۵۹/۲۴

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۲۷ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے" الحمد للہ۔ حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے، ثم الحمد للہ۔ احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کیلئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۲۷ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو گزشتہ دو روز سے کسی کسی وقت یکدم ضعف کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

● ربوہ ۲۷ احسان۔ حضور ایدہ اللہ نے کل مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے احبابِ جماعت کو تین اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔

اوّل یہ کہ الٰہی جماعتوں میں منافقوں کا وجود بھی ضرور ہوتا ہے۔ کیونکہ نفاق کی راہ سے حملہ آور ہو کر مومنوں کی متاعِ ایمان پر ڈاکہ ڈالنا شیطان کا ایک پرانا حربہ ہے۔ حضور نے فرمایا قرآنی احکام کی روشنی میں مومنوں کا یہ فرض ہے کہ وہ نہایت ہوشیاری کے ساتھ اور نہایت فراست کے ساتھ شیطان کے اِس حملہ کا مقابلہ کریں۔

دوسرے حضور نے اِس امر پر خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ مخلصینِ جماعت نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک پر بہت والہانہ انداز میں لبیک کہہ رہے ہیں چنانچہ اب تک ۱۲½ لاکھ روپے کے وعدے اور ڈیڑھ لاکھ روپے سے کچھ اوپر رقم نقد وصول ہو چکی ہے۔ حضور نے فرمایا احباب نقد رقوم کی ادائیگی کے لئے نومبر کا انتظار نہ کریں کیونکہ نومبر تک کی مہلت زیادہ تر زمیندار احباب کے لئے ہے۔ جو دوست اپنے وعدوں کی رقوم فوری طور پر ادا کر سکتے ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ ان کی ادائیگی میں کسی قسم کی تاخیر روا نہ رکھیں۔ حضور نے احباب کو اِس امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں ان کا حصّہ مجموعی طور پر فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں ان کے حصّہ سے دو اڑھائی گنا سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا اگر انگلستان کی جماعت فضلِ عمر فاؤنڈیشن سے دو اڑھائی گنا اِس تحریک میں دے سکتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ پاکستان کے احباب ایسا نہ کر سکیں۔ ان کی غیرت یہ کیسے گوارا کر سکتی ہے کہ دوسرے ان پر سبقت لے جائیں۔

تیسرے حضور نے اِس امر کی طرف توجہ دلائی کہ مغربی افریقہ میں نئے میڈیکل سنٹر اور نئے سکول کھولنے کے لئے آدمیوں کی بھی ضرورت ہے۔ حضور نے فرمایا ہمیں کم از کم

(باقی صفحہ ۸ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

فضلِ الٰہی کے حصول کا اقرب طریق دُعا ہے

جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے

"جو شخص نیکی کی نیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو توفیق بھی دے دیتا ہے۔ اور توفیق کا ملنا یہ بھی اللہ تعالےٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ دیکھا گیا ہے اور تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ انسان سعی سے کچھ نہیں کر سکتا۔ نہ وہ صلحاء، سعداء وشہداء میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ اور برکات اور فیوض کو پا سکتا ہے غرض سعی بزور نہ بزاری نہ بزر آید۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ گوہرِ مقصود ملتا ہے اور حصولِ فضل کا اقرب طریق دعا ہے۔ اور دعاء کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقّت ہو۔ اضطراب اور گدازش ہو۔ جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور پھر اس کا علاج یہی ہے کہ دعا کرتا رہے، خواہ کیسی ہی بے دلی اور بے ذوقی ہو لیکن یہ سیر نہ ہو تکلّف اور تصنّع سے کرتا ہی رہے۔ اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے۔

بہت سے لوگ دعا کرتے ہیں اور ان کا دل سیر ہو جاتا ہے وہ کہہ اُٹھتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا۔ مگر ہماری نصیحت یہ ہے کہ اس خاک بیزی ہی میں برکت ہے کیونکہ آخر گوہرِ مقصود اسی سے نکل آتا ہے اور ایک دن آ جاتا ہے کہ جب اس کا دل زبان کے ساتھ متفق ہو جاتا ہے اور پھر خود ہی وہ عاجزی اور رقّت جو دعا کے لوازمات ہیں پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو رات کو اُٹھتا ہے خواہ کتنی ہی عدم حضوری اور بے صبری ہو لیکن اگر وہ اس حالت میں بھی دعا کرتا ہے کہ الٰہی دل تیرے ہی قبضہ اور تصرّف میں ہے تُو اس کو صاف کر دے اور عین قبض کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے بسط چاہے تو اس قبض سے بسط نکل آئے گی اور رقّت پیدا ہو جائے گی۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جو قبولیّت کی گھڑی کہلاتا ہے۔ وہ دیکھے گا کہ اس وقت رُوح آستانۂ الوہیّت پر پانی کی طرح بہتی ہے اور گویا ایک قطرہ ہے جو اُوپر سے نیچے کی طرف گرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۹۳، ۹۴)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ احسان ۱۳۴۹ہش

[redacted]

ختمِ نبوّت کی تاثیر

ہفت روزہ لولاک لائلپور میں "آفتاب نبوّت" کے زیرِ عنوان "قاری محمد طیب صاحب" کا ایک مضمون قسط وار شائع ہو رہا ہے۔ اس مضمون کی دوسری قسط ۱۲ جون ۱۹۷۰ء کے شمارہ میں شائع ہوئی ہے۔ اس حصہ مضمون میں فاضل مضمون نگار نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی صفت کی وضاحت فرمائی ہے۔ اب جو انسان بھی اس وضاحت کو پڑھے گا اس کو سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی وضاحت کو سمجھنے میں قطعاً کوئی دقّت محسوس نہیں ہو گی۔ چنانچہ جناب قاری صاحب فرماتے ہیں کہ جس طرح آفتاب کی یہ صفت ہے کہ وہ دوسرے سیاروں کو اپنے نور سے فیضیاب کرتا ہے اور محض ان سے بڑا ہونا کوئی خاص وصف نہیں۔ اسی طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی "ختمِ نبوت" کے یہ معنی ہیں کہ آپ دوسروں کو نورِ نبوت بخشتے ہیں۔ قاری صاحب فرماتے ہیں:۔

"بنابریں یہ سمجھنا غیر معقول نہ ہو گا کہ سب انوار کی انتہاء آفتاب پر ہو جاتی ہے۔ وہیں سے نور سب ستاروں کے لئے چلتا ہے جبکہ وہ اس کے سامنے ہوں۔ خواہ اوپر ہوں یا نیچے اور حجم و ضخامت میں بڑے ہوں یا چھوٹے۔ اور سب میں ہوتا ہوا اسی کی طرف لوٹ آتا ہے۔

یہی شان کسی وصف کے خاتم کی ہوتی ہے کہ وہ وصف اسی سے چلے اور اسی پر لوٹ آئے وہی فاتح ہو اور وہی خاتم ہو۔ وہی اس وصف کا مبدأ ہو اور وہی منتہاء ہو وہی اوّل ہو اور وہی آخر ہو۔ اس لئے اب ہم سورج کو محض نورانی نہیں کہیں گے، بلکہ نور بخش اور نور آفریں کہیں گے اور محض صاحب انوار نہیں کہیں گے بلکہ خاتم الانوار کہیں گے جبکہ سب ستاروں کو نور اس سے ملتا ہے اور اس نوری حرکت میں پھر اسی کی طرف عود کرتا ہے۔ پس سورج کی یہ خاتمیتِ انوار ہی درحقیقت اس کے سارے نورانی کمالات کا ممتاز عنوان ہو گا جو اس کی امتیازی شان کو نمایاں کر سکے گا۔ نہ کہ مطلقاً نورانی ہونا کہ وہ قدر مشترک کے طور پر سب ستاروں میں درجہ بدرجہ پایا جاتا ہے۔ نیز محض نسبتاً دوسرے ستاروں سے نور میں زیادہ ہونا بھی اس کی کوئی آخری امتیازی شان نہ ہو گی کہ یہ نسبتی کمی بیشی بھی ستاروں میں موجود ہے جبکہ ہر ستارہ روشنی میں کسی ستارے سے بڑا اور کسی ستارے سے چھوٹا ہے بلکہ اصل امتیازی خصوصیت وہی نور بخشی اور سب ستاروں کے نور کی اصل ہونا ہے!"

("لولاک" لائلپور ۱۲ جون ۱۹۷۰ء)

اس سے آگے قاری صاحب فرماتے ہیں:۔

"ٹھیک اسی طرح آفتابِ نبوۃ (جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) کی شان صرف نبی ہونا نہیں کہ یہ شان قدر مشترک کے طور پر ہر نبی میں موجود ہے۔ نیز ان تمام نجوم ہدایت (انبیاء علیہم السلام) سے کمالاتِ نبوت میں محض اضافی طور پر کچھ زائد یا فائق ہونا بھی نہیں کہ یہ تفاضل اور فرق مراتب اور انبیاء میں بھی قائم ہے۔ تلک الرسل فضّلنا بعضھم علیٰ بعضٍ۔ یہ رسول ہیں جن کو ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

بلکہ آپ کا اصل امتیازی وصف یہ ہے کہ آپ نورِ نبوت میں سب انبیاء کے مربی، ان کے حق میں مصدر فیض اور ان کے انوار کمال کی اصل ہیں۔ اس لئے اصل میں نبی آپ ہیں اور دوسرے انبیاء علیہم السلام اصل سے نہیں بلکہ آپ کے فیض سے نبی ہوئے ہیں۔ ان مقدسین سابقین کا کمال درحقیقت ان کے جوہروں کی صفائی اور شفافی اور استعداد اور ان کی باطنی استعدادوں کا فطری کمال ہے کہ جوں ہی ان کے قلوب صافی اور ارواح ظاہر کے سامنے آفتاب نبوۃ کا نورانی چہرہ آیا انہوں نے اس کی ساری شعاعیں قبول کر لیں اور خود منوّر ہو کر دوسروں کو وہ روشنی پہنچانی شروع کر دی۔ پس آپ ان سب حضرات انبیاء کے حق میں مربی اور اصل نور ثابت ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے کو نبی الامّت ہی نہیں بلکہ نبی الانبیاء بھی فرمایا ہے جیساکہ روایات حدیث میں مصرّح ہے۔ پس جیسے آپ امّت کے حق میں نبی امت ہونے کی وجہ سے مربّی ہیں ویسے ہی نبیوں کے حق میں بوجہ نبی انبیاء ہونے کے مربّی ہیں!"

(ایضاً) (باقی)

کچھ بھی نہ دے کے ہم کو سب کچھ عطا کیا ہے

کچھ بھی نہ دے کے ہم کو سب کچھ عطا کیا ہے
ہم کیا تھے تُو نے ہم کو کیا کچھ عطا کیا ہے

بے دست و پا سمجھ کر خوش ہو رہا تھا دشمن
عقل و خرد پہ جس کے پردہ پڑا رہا ہے

دنیا کی جاہ وحشمت اس کے نہ کام آئی
ہوتے ہوئے ہر اک شے بے دست و پا ہُوا ہے

ہم کو مٹانے والے اب خود ہی مِٹ رہے ہیں
اسلام کا خدا پھر جلوہ نما ہُوا ہے

جو بات کہہ رہے ہیں اُلٹی ہی کہہ رہے ہیں
ہر گام آج ان کا اُلٹا ہی جا رہا ہے

بربادیوں سے بچنا ممکن نہیں ہے ان کا
ان کے دلوں کو بھی یہ دھڑکا لگا ہُوا ہے

اب خشک ہو گئے ہیں دنیا کے باغ سارے
اسلام کے چمن کا ہر گُل کِھلا ہُوا ہے

تم چاند پر نہ جاؤ سب کچھ ہے اس زمیں پر
ربوہ میں چاند مرا وہ کیا بسا ہُوا ہے

میجر عبد الحمید

شہابِ ثاقب اور دُمدار ستارہ کے ظہور کی اہمیت

(از مکرم بشیر الدین صاحب کمال ۔ بہاول پور)

اِس سال مارچ اور اپریل میں دُمدار ستارہ طلوع ہوا ۔ جو لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا رہا ۔ اس سے پیشتر بھی یہ ستارہ ۱۹۴۷-۴۸ء اور پھر ۱۹۶۵ء میں بھی دیکھا گیا ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رائے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام کے حاشیہ میں فرماتے ہیں :۔

"نئی روشنی کے محقق شہب ثاقبہ کی نسبت یہ رائے دیتے ہیں کہ وہ درحقیقت لوہے اور کوئلے سے بنے ہوئے ہوتے ہیں جن کا وزن زیادہ سے زیادہ چند پونڈ ہوتا ہے ۔ اور دُمدار ستاروں کی مانند غول کے غول لمبے بیضوی دائرے بناتے ہوئے سورج کے اردگرد جو میں پھرتے ہیں ۔ ان کی روشنی کی وجہ درحقیقت وہ حرارت ہے جو ان کی تیز رفتاری سے پیدا ہوتی ہے ۔ اور دمدار ستاروں کی نسبت ان کا بیان ہے کہ بعض ان میں سے کئی ہزار سال رہتے ہیں اور آخر ٹوٹ کر شہاب بن جاتے ہیں ۔"

(صفحہ ۱۱۶ و ۱۱۵)

حضورؑ اپنی اسی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں :۔

"شرح اشارات میں جہاں کائنات الجو کے اسباب اور علل لکھے ہیں صرف اسی قدر شہب کا سبب لکھا ہے کہ جب دُخان تیز نار میں پہنچتا ہے اور اس میں کچھ دہنیت اور لطافت ہوتی ہے تو باعث آگ کی تاثیر کے ایک دفعہ بھڑک اُٹھتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بھڑکنے کے ساتھ ہی بجھ گیا ۔ مگر اصل میں وہ بجھتا نہیں ۔ بات یہ ہے کہ دخان کی دونوں طرفوں میں سے پہلے ایک طرف بھڑک اُٹھتی ہے جو اُوپر کی طرف ہے ۔ اور پھر وہ اشتعال دوسری طرف جاتا ہے ۔ اور اس حرکت کے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اس اشتعال کا ایک خطِ ممتد ہے اور اس کا نام شہاب ہے جو دخان کے خطِ ممتد میں طرف اسفل کے قریب پیدا ہوتا ہے اور پھر اجزائے ارضیہ اس دخان کی آتش خالص کی طرف متحیل ہو جاتی ہے ۔ تو بوجہ پیدا ہو جانے بساطت کے وہ عنصر نار نظر نہیں آتا اور دیکھنے والوں کو یہ گمان گزرتا ہے کہ گویا وہ بجھ گیا ہے حالانکہ دراصل وہ بجھا نہیں ہے ۔ اور یہ صورت اس وقت پیدا ہوتی ہے کہ جب دخان لطیف ہو لیکن اگر غلیظ ہو تو اشتعال اس آگ کا کئی دنوں اور برسوں تک رہتا ہے اور طرح طرح کی شکلوں میں وہ روشنی جو ستارہ کے رنگ پر ہے آسمان کے جو میں نظر آتی ہے کبھی ایسا دکھائی دیتا ہے کہ گویا وہ دُمدار ستارہ ہے ۔ اور کبھی وہ دُم زلف کی شکل پر نظر آتی ہے ۔ کبھی وہ ناری ہیکل نیزہ کی صورت میں نمودار ہوتی ہے ۔ اور کبھی ایک حیوان کی طرح جو کئی سینگ رکھتا ہے اور کبھی یہ ناری ہیکل بطور مختلف ایک برس تک یا کئی برسوں تک دکھائی دیتی ہے ۔ اور کبھی یہ ناری ہیکل ٹکڑے ٹکڑے ہو کر شہب ثاقبہ کی صورت میں آ جاتی ہے ۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۱۲، ۱۱۳)

قرآن مجید میں ذکر

جب یہ ستارہ طلوع ہوتا ہے تو عوام الناس فطرتی طور پر سمجھتے ہیں کہ اب کوئی نہ کوئی انقلاب آنے والا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :۔

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝

"یعنی قسم ہے ستارہ کی جب وہ گرے یا طلوع کرے تمہارا صاحب (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بے راہ نہیں ہوا ۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ستارہ کے گرنے کو شہادت کے طور پر پیش فرمایا ہے کہ یہ کام بھی خدائے ذوالجلال کی طرف سے ہے نہ کہ کسی انسان کی طرف سے ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ۔ یعنی خدا تعالیٰ ہی آسمان سے زمین تک ہر کام کی تدبیر کرتا ہے جو کہ فرشتوں کے ذریعہ سے انجام پاتا ہے ۔ جس طرح بارش کا برسنا اور ہواؤں کا چلنا وغیرہ ۔

سورۂ جن میں بھی اس کا ذکر پایا جاتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝ وَّ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝

"اور یقیناً وہ بھی یقین رکھتے تھے جس طرح تم یقین رکھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کسی کو نبی بنا کر مبعوث نہیں کرے گا ۔ اور ہم نے آسمان کو چھوا (یعنی آسمانی علوم حاصل کرنے کی کوشش کی) مگر ہم نے اس کو مضبوط پہریداروں اور شہاب ثاقب سے بھرا ہوا پایا ۔ اور یہ کہ ہم بیٹھا کرتے تھے اس کی خاص جگہوں میں آسمانی باتیں سننے کیلئے لیکن اب جو شخص سننے کی کوشش کرتا ہے وہ ایک شعلے مارتا ہوا ستارہ دیکھے گا جو اس کی گھات میں ہے ۔"

مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ شہب ثاقب کا واقعہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا بیّن ثبوت ہے ۔ اور آپؐ کی بعثت کے وقت بھی یہ واقعہ ظہور میں آیا ۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے شہادت کے طور پر پیش فرمایا ہے اور اس کی تائید میں کثرت سے احادیث بھی پائی جاتی ہیں ۔ جیسا کہ بخاری ، مسلم ، ابوداؤد ، ترمذی ، اور ابن ماجہ وغیرہ ۔ سب امام احمد ابن عباس سے روایت کرتے ہیں ۔

تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے :۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت جب کثرت سے شہب گرے تو اہل طائف بہت ہی ڈر گئے اور کہنے لگے کہ شاید آسمان کے لوگوں میں تہلکہ پڑ گیا ہے ۔ تب ایک نے ان میں سے کہا کہ ستاروں کی قرارگاہوں کو دیکھو اگر وہ اپنے محل اور موقعہ سے ٹل گئے ہیں تو آسمان کے لوگوں پر تباہی آئی ۔ ورنہ یہ نشان جو آسمان پر ظاہر ہوا ہے ابن ابی کبشہ کی وجہ سے ہے (وہ لوگ شرارت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے) ۔"

(بحوالہ حاشیہ آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۰۵، ۱۰۶)

غرض عرب کے لوگوں میں یہ بات مشہور تھی کہ جب کوئی نبی دنیا میں آتا ہے یا کوئی اور عظیم الشان آدمی پیدا ہوتا ہے تو کثرت سے تارے ٹوٹتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے قسم کے پیرایہ میں بیان فرمایا ہے ۔ تاکہ ان کو اس سچائی کی طرف توجہ پیدا ہو کہ یہ کاروبار خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے کسی انسان کا نہیں ۔

حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں شہاب ثاقب کا ظہور

جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت شہب ثاقب کا واقعہ ظہور میں آیا تاکہ آپ کی سچائی کی دلیل ٹھہرے اور منکرین کے لئے نشان ہو ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت بھی اسی واقعہ کو (شہب ثاقب) آپ کی سچائی کی دلیل ٹھہرایا ۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں :۔

"چنانچہ منجملہ ان کے ایک یہ کہ ۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کے دن سے پہلے آئی ہے اس قدر شہب کا تماشہ آسمان پر تھا جو میں نے اپنی تمام عمر میں اس کی نظیر کبھی نہیں دیکھی اور آسمان کی فضا میں اس قدر ہزارہا شعلے ہر طرف چل رہے تھے جو اس رنگ کا دنیا میں کوئی نمونہ نہیں تا میں اس کو بیان کرسکوں ۔ مجھ کو یاد ہے کہ اس وقت یہ الہام بکثرت ہوا تھا کہ وما رمیت اذ رمیت ولٰکن اللّٰہ رمٰی ۔ سو اس رمی

کو دمی شہب سے بہت مناسبت تھی۔ یہ شہب ثاقبہ کا تماشہ جو ۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو ایسا وسیع طور پر ہوا جو یورپ اور امریکہ اور ایشیا کے عام اخباروں میں بڑی حیرت کے ساتھ چھپ گیا۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ یہ بے فائدہ تھا لیکن خداوند کریم جانتا ہے کہ سب سے زیادہ غور سے اس تماشہ کو دیکھنے والا اور پھر اس سے حظ اور لذت اٹھانے والا میں ہی تھا۔ میری آنکھیں بہت دیر تک اس تماشہ کے دیکھنے کی طرف لگی رہیں اور وہ سلسلہ رمی کا شام سے ہی شروع ہو گیا تھا جس کو میں صرف الہامی بشارتوں کی وجہ سے بڑے سرور کے ساتھ دیکھتا رہا کیونکہ میرے دل میں ڈالا گیا کہ تیرے لئے نشان ظاہر ہوا۔" (صفحہ ۱۱۰-۱۱۱ حاشیہ آئینہ کمالات اسلام)

پھر فرماتے ہیں:۔

"اور پھر اس کے بعد یورپ کے لوگوں کو وہ ستارہ دکھائی دیا جو حضرت مسیح کے وقت نکلا تھا۔ میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ ستارہ بھی تیری صداقت کے لئے دوسرا نشان ہے۔"

(صفحہ ۱۱۱ حاشیہ آئینہ کمالات اسلام)

اگر سوال پیدا ہو کہ شہب کا گرنا کسی نبی یا ملہم یا محدث کے مبعوث ہونے پر دلیل ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ اکثر شہاب گرتے ہیں مگر ان کے گرنے سے کوئی نبی یا محدث دنیا میں نزول فرما نہیں ہوتا؟ اس سوال کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس کا جواب یہ ہے کہ حکم کثرت پر ہے اور کچھ شک نہیں کہ جس زمانہ میں یہ واقعات کثرت سے ہوں اور خارق عادت طور پر ان کی کثرت پائی جائے تو کوئی مرد خدا دنیا میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اصلاح خلق اللہ کے لئے آتا ہے۔ کبھی یہ واقعات ارہاص کے طور پر اس کے وجود سے چند سال پہلے ظہور میں آ جاتے ہیں اور کبھی عین ظہور کے وقت جلوہ نما ہوتے ہیں اور کبھی اس کی کسی اعلیٰ فتحیابی کے وقت یہ خوشی کی روشنی آسمان پر ہوتی ہے۔"

(صفحہ ۱۰۷، ۱۰۸)

۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۰ء میں دمدار ستارے کا ظہور

جس طرح اوپر بیان کیا گیا ہے کہ جب یہ ستارہ طلوع ہوتا ہے تو عوام الناس فطرتی طور پر سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ اب کوئی انقلاب رونما ہونے والا ہے ۱۹۴۷-۴۸ء میں بھی یہ ستارہ طلوع ہوا۔ اس سال ایک عظیم الشان اسلامی سلطنت یعنی پاکستان معرض وجود میں آیا تاکہ مسلمان آزادی سے نہ صرف احکام اسلام پر عمل پیرا ہو سکیں بلکہ یہ ملک دنیا میں اسلام کے نور کی شعاعیں پھیلانے کا موجب ہو۔ اسی سال ہی جماعت احمدیہ کو سنت انبیاء کے تحت ہجرت کرنا پڑی اور جماعت کا ایک نیا مرکز ربوہ میں قائم ہوا جو کہ اشاعت اسلام کا بھی مرکز بنا اور خلیفہ راشد کا مسکن بھی۔

جب یہ ستارہ ۱۹۶۵ء میں طلوع ہوا تو اس وقت ہند و پاکستان کی جنگ شروع ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پاکستان کو نمایاں فتح دی اور اس طرح پاکستان کا وقار نہ صرف عالم اسلام میں بلکہ ساری دنیا میں بلند ہوا۔

اس کے علاوہ ۱۹۶۵ء میں ہی سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کا وصال ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خلافت ثالثہ کا قیام سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت وجود سے عمل میں آیا اور اس طرح غمگین دلوں کو تسکین بخشی گئی۔ آپ نے خلافت کی ردا پہنتے ہی جماعت کے سامنے نہ صرف جماعتی تربیت کے لئے بلکہ غلبۂ اسلام کو نزدیک تر لانے کے لئے مختلف تحریکات پیش فرمائیں۔ آپ نے بنفس نفیس یورپ کا اور حال ہی میں مغربی افریقہ کا لمبی سفر اختیار فرمایا۔

امسال ۱۹۷۰ء میں بھی یہ دمدار ستارہ طلوع ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغربی افریقہ کا بابرکت سفر اختیار فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے اس سفر کو بابرکت کرنے کا نشان آسمان سے دمدار ستارے کے ذریعہ ظاہر فرمایا۔ کیونکہ یہ سفر مغربی افریقہ میں اسلام کی غیر معمولی ترقی اور فتوحات کے لئے ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس بات کے ماننے کے لئے ذرہ بھی استبعاد باقی نہیں رہتا کہ کثرت شہب وغیرہ روحانی طور پر ضرور خدا تعالیٰ کے اس روحانی انتظام کے تجدد اور حدوث پر دلالت کرتے ہیں جو الٰہی دین کی تقویت کے لئے ابتداء سے چلا آتا ہے۔ خاص کر اس بات کو ذہن میں خوب یاد رکھنا چاہئے کہ کثرت سقوط شہب وغیرہ صرف نبی امر سے براہ راست مخصوص نہیں کہ کوئی نبی یا وارث نبی اور قائم مقام نبی کے ارہاصات پر بھی کثرت شہب ہوتی ہے بلکہ اس کی نمایاں فتوحات پر بھی کثرت سقوط شہب ہوتی ہے۔ کیونکہ اس وقت رحمان کا لشکر شیطان کے لشکر پر کامل فتح پا لیتا ہے۔"

(صفحہ ۱۲۰-۱۲۱)

اس ضمن میں ہمیں بہت دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ وہ وقت قریب تر لائے تاکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم ہو اور دنیا اسلامی نور سے منور ہو جائے اور باطل اپنی تمام تاریکی کے ساتھ بھاگ جائے۔

اس شاندار فتح کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"تیسری عالمگیر تباہی کی انتہا اسلام کے عالمگیر غلبہ اور اقتدار کی ابتدا ہو گی اور اس کے بعد بڑی سرعت کے ساتھ اسلام ساری دنیا میں پھیلنا شروع ہو گا اور لوگ بڑی تعداد میں اسلام قبول کریں گے اور یہ جان لیں گے کہ صرف اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے۔ اور یہ کہ انسان کی نجات صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے۔"

(امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ صفحہ ۱)

پھر آپ نے حال ہی میں افریقہ میں فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم روحانی فرزند سے جو وعدہ کیا ہے اس کے پورا ہونے کے آثار ہمیں نظر آنے لگ گئے ہیں۔ اگلے بیس پچیس سال اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور کامیابی کے لئے بڑے اہم ہیں۔ مشرکوں، بدمذہبوں اور مخالفوں نے حضور کی آواز کو جو ایک تنہا آواز تھی دبانے کے لئے ساری طاقت ایک جگہ جمع کر دی۔ ان کی ساری کوششیں ناکام ہو چکی ہیں۔ اسلام کا حسین چہرہ اب ساری دنیا میں ہمیں نظر آ رہا ہے۔ ہر نیا دن جو احمدیت پر طلوع ہوتا ہے احمدیت کو پہلے کی نسبت زیادہ طاقتور پاتا ہے۔ اشتراکیت نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ دنیا سے اسلام کو مٹا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو (کشفی) نظارہ دکھایا کہ روس میں کثرت سے اسلام پھیل جائے گا۔ ساری دنیا میں جہاں لوگ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے تھے اور دہریہ بن گئے تھے احمدیت انہیں کھینچ کھینچ کر واپس لا رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہے۔ آپ دعا اور تدبیر سے اللہ تعالیٰ کی خدمت کے لئے تیار ہو جائیں اور اس کی برکتوں کے وارث بنیں۔"

(روزنامہ الفضل ۲۲ر ہجرت ۱۳۴۹ء)

حضور ایدہ اللہ نے حال ہی میں مغربی افریقہ میں حضرت بلالؓ کی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں یقین دلاتا ہوں کہ آپ پر ایک عظیم دن طلوع ہوا ہے۔ آپ کا مستقبل نہایت شاندار ہے۔ (اے بلالؓ کی قوم) آپ کی تکریم کا دن آ پہنچا ہے۔ آج سے کوئی آپ کو حقارت سے نہیں دیکھے گا۔ بحیثیت انسان آپ تمام انسانوں کے برابر ہیں۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"اگر آپ نے قرآن کی اس آسمانی تعلیم پر عمل کیا جو آپ کی عزت اور شرف اور آپ کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے بھیجی گئی ہے تو وہ دن قریب ہے کہ جو اب تک آپ کے استاد سمجھے جاتے تھے، آپ ان کے معلم بن جائیں۔"

(منقول از روزنامہ الفضل مورخہ ۱۷ر ہجرت (مئی) ۱۳۴۹ ہش)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ٭

اطفال الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ

ہر مجلس اطفال الاحمدیہ کی طرف سے ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ اگلے ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں آ جانی چاہیئے۔ رپورٹ مقررہ فارم پر لکھی جانی چاہیئے جو مرکز سے منگوایا جا سکتا ہے۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ ہر ماہ اطفال کی رپورٹ مقررہ فارم پر بھجوانے کا اہتمام فرمائیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت مولوی نظام الدین رضؓ صاحب جہلمی

از مکرم ملک عبدالحفیظ صاحب اعوان آف بہاولپور

حضرت مولوی نظام الدین صاحب مرحوم رنگپور (مظفر گڑھ) کے رہنے والے تھے آپ کے آباؤ اجداد افغانستان سے ہجرت کر کے ذریعہ معاش کی تلاش میں یہاں آباد ہوئے تھے آپ کو شروع میں تعلیم کے حصول کا بڑا شوق تھا۔ اسی شوق کو پورا کرنے کے لئے چھوٹی عمر میں تعلیم کے حصول کا بڑا شوق تھا۔ اس شوق کو پورا کرنے کے لئے چھوٹی عمر میں ہی گھر سے نکل کھڑے ہوئے اور مختلف دینی مدرسوں میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ زیادہ عرصہ جہلم کے علاقہ میں رہے۔ اس لئے جہلمی کہلائے۔

فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے خاص شاگردوں میں شامل ہو گئے اور ان کی معیت میں مختلف علاقوں میں جا کر تقاریر وغیرہ کرتے تھے۔

۱۸۹۱ء کا واقعہ ہے کہ مولوی نظام الدین صاحبؓ اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے درمیان گفتگو ہوئی مولوی نظام الدین صاحب نے کہا کہ حضرت مسیحؑ کی زندگی پر قرآن شریف میں کوئی آیت ہے مولوی صاحب نے کہا کہ بیس آیتیں قرآن شریف میں موجود ہیں۔ مولوی نظام الدین صاحب فوراً حضرت اقدسؑ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ کے پاس اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے ہیں۔

حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ خود قرآن شریف وفات مسیح کا ثبوت ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ اگر قرآن شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ ہونے کی کوئی آیت موجود ہو تو آپ مان لیں گے؟

حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا ہاں، ہم مان لیں گے۔ مولوی صاحب نے کہا میں ایک دو نہیں بیس آیتیں قرآن شریف کی حضرت عیسےٰ کی زندگی پر لے آؤں گا۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا۔ بس کیا اگر آپ ایک ہی آیت لے آئیں گے۔ تو میں قبول کر لوں گا۔ ساتھ ہی فرمایا۔ مولوی صاحب آپ کو یا کسی اور کو ایک آیت بھی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی زندگی کی نہیں ملے گی۔

حضرت مولوی نظام الدین صاحب نے کہا۔ آپ اپنی بات پہ پکے رہیں میں بیس آیتیں ابھی لائے دیتا ہوں چنانچہ وہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور دیگر مولویوں کے پاس پہنچے اور کہا کہ میں مرزا صاحب کو ہرا آیا ہوں مولوی صاحبان بڑے خوش ہوئے اور کہا۔ مرزا صاحب کو کس طرح ہرا آئے! مولوی نظام الدین صاحب نے کہا کہ میں حیات مسیحؑ کے ثبوت میں بیس آیتوں کا وعدہ کر آیا ہوں۔ اب مجھے بیس آیتیں قرآن شریف سے نکال دیں مولوی محمد حسین صاحب نے کہا کہ آپ نے یہ کیوں نہیں کہا کہ ہم احادیث سے حیات مسیح کا ثبوت پیش کر دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا ایسا کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ کیونکہ مقدم قرآن شریف ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب کھڑے ہو گئے اور گھبرا کر عمامہ سر سے پھینک دیا اور کہا کہ میں تو مدت سے مرزا صاحب کو حدیث کی طرف لا رہا ہوں اور تم پھر ان کو قرآن شریف کی طرف لے گئے۔ تب مولوی نظام الدین کی آنکھیں کھل گئیں اور انہوں نے کہا کہ اب میں کیا منہ لے کر مرزا صاحب کے پاس جاؤں گا اگر قرآن شریف تمہارے ساتھ نہیں مرزا صاحب کے ساتھ ہے۔ تو پھر میں بھی مرزا صاحب کے ساتھ ہوں تمہارے ساتھ نہیں۔ چنانچہ مولوی نظام الدین صاحب وہاں سے چلے آئے اور حضرت اقدسؑ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ مولوی صاحب آیتیں لے آئے؟ مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضور اقدس وہاں تو یہ معاملہ گذرا۔ اب تو جدھر قرآن شریف ہے ادھر ہی میں ہوں اور یہ کہکر انہوں نے بیعت کر لی۔

(تاریخ احمدیت جلد ۲ صفحہ ۲۱۶ تا ۲۱۶)

حضرت مولوی نظام الدین صاحب تین سو تیرہ صحابہ میں سے تھے۔ کچھ عرصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں رہے اور فیوض و برکات سے حصہ لیتے رہے اس کے بعد رخصت چاہی جب مولوی صاحب قادیان سے واپس وطن آئے تو آپ کی داڑھی کے بال سفید ہو چکے تھے۔ اور ابھی تک آپ کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ گھر پہنچے ہی شادی کے انتظام شروع ہوئے۔ شادی کے بعد وہاں زمین کے کاروبار میں مشغول ہو گئے آپ کے چھ بھائی اور بھی تھے۔ جب ان کو معلوم ہوا کہ آپ احمدی ہو گئے ہیں تو انہوں نے مخالفت شروع کر دی۔ زمین کے حصے بخرے ہو گئے۔ جو زمین کا ٹکڑا آپ کو ملا۔ اس میں آپ رات کو ہل چلاتے۔ اور ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی و فارسی کلام اور دعائیہ کلمات کے علاوہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے اور دن کو دوسرے کام کرتے۔

آپ کی کھیتی باڑی میں اتنی برکت ہوتی جس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ آپ کے بھائی حسد کرتے اور لڑائی جھگڑا کھڑا کر دیتے۔ لیکن آپ صبر و تحمل سے کام لیتے اور ان کی ہر ایک بات کو نظر انداز کر دیتے۔

بالآخر آپ نے ان روز روز کے جھگڑوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے ہجرت کا ارادہ کیا اور ریاست بہاولپور میں آکر آباد ہو گئے۔ وہاں زمین حاصل کر کے زمین کو آباد کیا۔ یہ جگہ چک گوٹھ تحصیل احمد پور شرقیہ میں واقع ہے۔ آپ نہایت سخی تھے۔ ہر وقت لنگر کھلا رہتا تھا۔ خواہ کوئی ہو اور کسی وقت پہنچے آپ نہایت تواضع سے پیش آتے یہی وجہ تھی کہ دور و نزدیک مقبول ہو گئے۔

حضرت مولوی صاحبؓ اپنی آخری عمر میں بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ باوجود بیمار ہونے کے عبادت میں کوئی فرق نہ آیا کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد پاکستان بننے سے تقریباً چار سال قبل اس دار فانی سے کوچ کر گئے اور اسی بستی میں دفن ہوئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ مولوی صاحبؓ پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ اور درجات بلند کرتے ہوئے قرب میں جگہ عطا فرمائے آمین۔

دعائے مغفرت

میرے بڑے بھائی مکرم حکیم مولوی محمد عبدالصمد صاحب فاضل (جو کچھ عرصہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار تھے اور جن پر حال ہی میں ٹائیفائڈ کا تیسرا حملہ ہوا تھا) حیدر آباد دکن میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وفات کے وقت مرحوم بھائی صاحب کی عمر تقریباً ۵۰ سال تھی۔ بچپن میں والد صاحب مرحوم نے قادیان بھجوایا وہاں مولوی فاضل اور منشی فاضل کے امتحانات پاس کئے۔ اس کے بعد وطن جا کر وکالت پاس کی۔ لیکن یہ پیشہ انہیں پسند نہ آیا۔ اس کے بعد حکمت میں اعلیٰ کامیابی حاصل کی اور حکیم کے طور پر سرکاری دواخانہ میں ملازمت کرتے رہے۔ مرحوم بہت نیک تھے اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے شروع سے ہی بہت ذہین اور ہوشیار تھے۔ مرحوم کی ایک لڑکی اور داماد لندن میں ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ حکیم صاحب مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ نیز پسماندگان کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

شیخ محمود احمد سعید فاضل واقف زندگی ربوہ

۲۔ میرا بھائی عبدالعزیز خان گوٹھانوی ڈیڑھ سال کی شدید علالت کے بعد مورخہ ۲۳ر جون ۱۹۷۰ء بوقت تین بجے صبح کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پیدائشی احمدی تھے والد محترم کی وفات کے بعد پونچھ کشمیر سے ہجرت کر کے ۱۹۲۲ء میں قادیان والدہ مرحومہ کے ساتھ آگئے اور زندگی کا بیشتر حصہ وہاں ہی گذارا۔ پارٹیشن کے وقت مرحوم کو قادیان میں رہنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بالخصوص حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان سے خاص تعلق تھا تقریباً ۲۰ سال ان کے در دولت پہ گذارے ہیں صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بہت مدد کی اور دوران علالت ہر ممکن مدد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ مرحوم میرے تایا زاد بھائی تھے کسی بھی جلسے کبھی غیر حاضر نہ ہوتے تھے۔ احباب جماعت سے مل کر بہت خوش ہوتے۔ احباب جماعت مرحوم کے درجات بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔ میں ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مرحوم کی غمگساری و ہمدردی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ (خاکسار :۔ عبدالرزاق خان مدد غار فوٹو اسٹیڈیو شمالی محلہ جہلم)

محترم ڈاکٹر کیپٹن غلام محمد صاحب آف چھور چک ۱۱۷ کا ذکر خیر

(مکرم محمد ابراہیم صاحب شاد)

الفضل میں محترم ڈاکٹر غلام محمد صاحب مرحوم کی وفات اور ان کی بہشتی مقبرہ میں تدفین کی اطلاع الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے۔ ملازمت کی ابتداء میں ہی اپنے نام کے ساتھ لفظ "احمدی" لکھنا شروع کر دیا۔ اس کے باعث بارہا ترقی میں رکاوٹ پیدا ہوئی۔ مگر مرحوم نے قطعاً پرواہ نہ کی اور ہمیشہ احمدیت کے اس امتیازی اعزاز کو بدستور قائم رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی غیبی مدد اور نصرت سے آپ کو ترقیات عطا فرمائیں ریٹائر ہونے کے بعد چھور چک ۱۱۷ میں اپنے گھر مستقل سکونت اختیار فرمائی۔ جماعتی امور میں مقامی جماعت کے ساتھ شامل رہ کر دین کی خدمت بجا لاتے رہے ایک طویل عرصہ سے انصار اللہ کے زعیم اور سیکرٹری مال رہے اور تادم آخر اپنے فرائض منصبی کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے رہے مرکزی استحکام کی تعمیل کو ہمیشہ مقدم رکھتے تھے حتیٰ کہ وفات ایک دن قبل مجھے ایک مرکزی چٹھی جواب دینے کی غرض سے دی اور جلدی جواب دینے کی تاکید فرمائی۔ نماز با جماعت کے اس قدر دلدادہ تھے کہ باوجود بیمار ہونے کے آہستہ آہستہ مسجد میں تشریف لے آتے اور نماز با جماعت کا ثواب حاصل کرتے۔ بباعث علالت کچھ عرصہ سے رمضان شریف میں روزہ رکھنے سے معذور تھے۔ مگر باقاعدہ رمضان شریف کا فدیہ ادا کرتے اور شریعت اسلامیہ کی پوری پابندی کی کوشش کرتے۔ ہر موقعہ پر دینی غیرت اور حمیت کا اظہار کرنے سے دریغ نہ کرتے دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تربیتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے اور بڑی جرأت کے ساتھ بلا خوف تردید پند و نصائح سے کام لیتے۔ حق گوئی میں بے باک تھے۔ باہمی تنازعات میں ان کے فیصلے نہایت صائب اور صحیح ہوتے۔ کبھی مداہنت سے کام نہیں لیا تھا۔ ہر بات درست اور صاف صاف کرتے تھے ہمیشہ صداقت امانت اور دیانت کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ لین دین کے معاملات میں مثالی وجود تھے۔ جماعت کے افراد کی اصلاح کا خیال رکھتے۔ تین چار سال تک سیکرٹری اصلاح و ارشاد بھی رہے اور مقامی جماعت میں امام الصلوٰۃ کا فریضہ بھی سرانجام دیتے رہے۔ بالآخر اپنی علالت اور طبیعت کی کمزوری کے باعث ان فرائض سے سبکدوش ہو گئے۔ کئی سال تک کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس بھی دیتے رہے۔

تمام گاؤں میں ایک پُر وقار اور معزز شخصیت تصور کئے جاتے تھے ہر جگہ لوگ ان کے بلند مقام کو پیش نظر رکھتے اور ان کی تکریم و تعظیم کرتے مخلوق خدا کے سچے ہمدرد اور مونس و غمخوار تھے۔ ہمیشہ غرباء پروری اور مسکین نوازی کو مدنظر رکھتے جو حاجتمند بھی اپنی ضروریات کو لیکر ان کے پاس جاتا کبھی محروم نہ ہوتا تھا۔ ہر ممکن امداد کرتے۔ ان کی وفات سے گاؤں ایک سچے ہمدرد۔ مونس و غمخوار سے محروم ہو گیا ہے۔

مرحوم اپنے سب بھائیوں سے بڑا ہونے کے باوصف سب کو قدر اور عزت کی نگاہ سے دیکھتے ان کے جذبات کا خیال رکھتے اور کبھی کسی کو حتی الوسع ناراض نہ کرتے۔ تمام لواحقین کے حقوق کا خیال رکھتے۔ جس مجلس میں بھی بیٹھتے اس کی روح رواں ہوتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار ترنم سے پڑھتے اور سننے والوں کو محظوظ کرتے

وفات سے قبل ہی اپنی جائداد کا حساب کر کے $\frac{1}{9}$ حصہ وصیت ادا کر دیا اور دفتر بہشتی مقبرہ سے سرٹیفکیٹ لے لیا تھا۔ وفات کے بعد مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن ہونے کا شرف حاصل کیا۔ آپ کی وفات سے مقامی جماعت میں بظاہر خلا پیدا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے قلوب کے زخم کو محض اپنے فضل سے مندمل فرما دے اور سب کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ڈاکٹر صاحب مرحوم مغفور کو اپنے جوار رحمت میں بلند مقام عطا فرما دے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ (آمین)

امانت تحریک جدید

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت و افادیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت فنڈ تحریک جدید میں رکھوائیں۔ میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں۔ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔"

احباب کرام حضور رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے امانت فنڈ تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر اپنی جملہ رقوم امانت تحریک جدید ربوہ میں جمع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

مجالس اطفال الاحمدیہ کے مربیان و منتظمین کیلئے

تا حال بیشتر اضلاع کی اکثر مجالس کی فہرست ہائے تجنید موصول نہیں ہوئیں۔ آپ اپنے ریکارڈ کا جائزہ لیکر دیکھیں کہ اگر ابھی تک آپ نے فہرست تجنید اطفال نہیں بھیجی تو آج ہی یہ فہرست تیار کر کے ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ

(سیکرٹری تجنید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تصحیح

الفضل نمبر ۲۳۱ مورخہ ۲۲/۱۰/۷۰ کے صفحہ ۳ پر حسب ذیل عنوان سے ایک نظم شائع ہوئی ہے۔

"اک بار پڑھ کے دیکھو کشمیر کی کہانی"

اس کے دوسرے بند کا پہلا مصرعہ سہواً غلط شائع ہو گیا ہے۔ درست مصرعہ حسب ذیل ہے

کتنی حقیقتوں پہ پردے پڑے ہوئے تھے

قارئین کرام تصحیح فرما لیں۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میٹرک کا نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگوں سے طالبات کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(حبیبہ کشمیری محلہ دارالبرکات ربوہ)

۲۔ خاکسار کی ہمشیرہ مقصودہ بیگم چوہدری محمد عبداللہ ڈنڈ پور کھوکھیاں عرصہ چھ ماہ سے بوجہ بلڈ پریشر اور دل کے عارضہ سے بیمار ہے۔ نیز ہم عرصہ دراز سے مقدمات میں پھنسے ہوئے ہیں۔ احباب جماعت سے پرسوز دلی دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ (مقصود احمد ولد چوہدری میاں خان مرڑ چک ۲۵)

۳۔ میری خالہ زاد بہن محترمہ حمیدہ آصفہ زوجہ عبدالحمید صاحب قریشی آف کراچی پیٹ کے کینسر (سرطان) سے سخت بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے کچھ عرصہ پہلے اپریشن ہوا تھا۔ ابھی پہلے اپریشن کی کمزوری دور نہیں ہوئی تھی کہ ڈاکٹروں نے دوبارہ اپریشن تجویز کیا ہے۔ بزرگان سلسلہ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر صحت عطا کرے۔ (سید بشیر احمد قریشی ملتان)

۴۔ میں نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ اور ان کی روحانی ترقی کو جاری رکھے۔ آمین ثم آمین

(بشارت احمد مبشر کریم نگر فارم)

نصاب سالانہ امتحانات مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے امتحانات چھ درجات میں منقسم ہیں۔ امسال یہ امتحانات اگست ۱۹۷۰ء کو ہو رہے ہیں۔ قائدین کرام سے درخواست ہے کہ خدام کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل کرنے کے لئے تیار کریں۔ نصاب درج ذیل ہے:۔

۱۔ مبتدی

قرآن کریم:۔ یسرنا القرآن اور قرآن مجید ناظرہ۔ پہلا پارہ مع ترجمہ۔
زبانی یاد کرنے کا حصہ:۔ نماز باترجمہ اور قرآن کریم کی آخری تین سورتیں مع ترجمہ۔
حدیث:۔ چالیس جواہر پارے۔
کتب سلسلہ:۔ ہمارا رسولؐ۔ سیرت مسیح موعودؑ۔ احمدیت کا پیغام۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق۔

۲۔ متقدم

قرآن مجید باترجمہ:۔ سورۃ آل عمران کے آخر تک۔
حفظ:۔ سورۃ لہب۔ نصر اور کافرون مع ترجمہ۔
حدیث:۔ نبراس المومنین۔
فقہ:۔ فقہ کے ابتدائی مسائل۔
کتب سلسلہ:۔ فتح اسلام۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ الوصیت۔
تین مسئلے۔ کتابچہ دینی معلومات (شائع کردہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۳۔ مقتصد

قرآن کریم باترجمہ:۔ سورۃ الانفال کے آخر تک۔
حفظ:۔ سورۃ الکوثر، الماعون اور قریش مع ترجمہ۔
حدیث:۔ احادیث الاخلاق (مصنفہ مولوی غلام باری صاحب سیف)
کتب سلسلہ:۔ برکات الدعا، کشتی نوح۔ سیرت خیر الرسلؐ۔
دعوۃ الامیر صفحہ ۱۲۶ تک۔ کتابچہ دینی معلومات۔

۴۔ سابق

قرآن کریم باترجمہ:۔ سورۃ الانبیاء کے آخر تک۔
نیز سورۃ الفیل۔ العصر۔ القارعہ باترجمہ زبانی یاد کرنا
حدیث:۔ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۱۲۷ تک۔
کتب سلسلہ:۔ رازِ حقیقت۔ نشان آسمانی۔ دعوۃ الامیر
صفحہ ۱۲۶ سے آگے۔ کتابچہ دینی معلومات۔

۵۔ فائق

قرآن کریم باترجمہ:۔ سورۃ الجاثیہ کے آخر تک۔
نیز سورۃ القدر۔ التین۔ الم نشرح باترجمہ زبانی یاد کرنا۔
حدیث:۔ حدیقۃ الصالحین ص ۱۲۷ سے ص ۲۷۱ تک
کتب سلسلہ:۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔
شہادۃ القرآن۔ تین اہم امور۔ خلافتِ حقہ اسلامیہ۔
مختصر تاریخ احمدیت (از شیخ خورشید احمد صاحب)
کتابچہ دینی معلومات۔

۶۔ فائز

قرآن کریم باترجمہ:۔ مکمل قرآن کریم (سورۃ الناس تک)
نیز سورۃ الضحیٰ۔ الغاشیہ۔ الاعلیٰ باترجمہ زبانی
یاد کرنا۔
حدیث:۔ حدیقۃ الصالحین ص ۲۷۱ تا ص ۴۴۴ (اختتام)
کتب سلسلہ:۔ تذکرۃ الشہادتین۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ اسلام کا اقتصادی نظام۔
کتابچہ دینی معلومات۔ زبانی انٹرویو

نوٹ:۔ سابق کے کورس میں "چشمہ مسیحی" کی جگہ "رازِ حقیقت" اور فائق کے کورس میں "مسیح ہندوستان میں" کی بجائے شہادۃ القرآن کو رکھا گیا ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

* تین مسئلے احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک سے بھی مطالعہ کئے جا سکتے ہیں۔

اوکاڑہ کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

ہمارے ایجنٹ مکرم عبدالحلیم صاحب ایجنٹ روزنامہ الفضل ریل بازار اوکاڑہ سے حاصل کریں

(منیجر الفضل)

ٹی بی کے غریب مریض

آکر مجھ سے مفت علاج کرائیں۔

ڈاکٹر زبیدہ خاتون دار الشفا چوک جامعہ مسجد شیخوپورہ

الفضل میں

اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (منیجر)

ایگروفاس معدنی کھاد

پودوں کی بہترین غذا

ملک کو غذائی خود کفالت کی منزل تک پہنچانا ایک ضروری اقدام ہے

ایگروفاس (ایس ایس پی کھاد)

زمین کے اندر نشوونما پانے والی ترکاریوں کے علاوہ گندم، چاول تمباکو، گنا، مکئی، کپاس اور پھل کی پیداوار بڑھاتی ہے۔
اس کا صحیح اور بروقت استعمال آپ کی آمدنی بھی بڑھائے گا اور ملک کو غذائی خود کفالت کی منزل تک بھی پہنچائے گا۔

لائیلپور کیمیکلز اینڈ فرٹیلائزرز لمیٹڈ لائیلپور۔ جڑانوالہ

حضور ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصّہ لینے والے مخلصین

جماعت کے جن مخلصین نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں وعدہ جات نیز نقد رقوم ارسال کرنے کی سعادت حاصل کی ہے انکے اسماء اور وعدہ جات کی ایک اور فہرست درجِ ذیل ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب احباب اور بہنوں کی قربانی قبول فرمائے اور انہیں اپنے افضال و انعامات سے نوازے۔ آمین۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ - ربوہ)

نام مجاہد مع جماعت	وعدہ	ادائیگی
مکرم شیخ مظفر احمد صاحب ظفر - مسجد فضل لائلپور	۵۰۰	
" ڈاکٹر فضل کریم صاحب کریم میڈیکل ہال "	۵۰۰	
" شیخ عبدالمجید صاحب ماڈل ٹاؤن "	۵۰۰	
" ڈاکٹر احمد غلام محمد صاحب - پیپلز کالونی "	۵۰۰	
" ڈاکٹر محمد طفیل صاحب "	۵۰۰	
" ملک بشیر احمد صاحب - بھوانہ بازار "	۵۰۰	
" نذیر احمد صاحب سہگل پیپلز کالونی "	۵۰۰	
" مرزا شہاب الدین صاحب مرحوم بذریعہ پسران مرزا محمد اسلم و مرزا اشرف الدین صاحبان فیکٹری ایریا "	۵۰۰	
" غلام محمد صاحب ڈرائیور - جھال خانوانہ "	۵۰۰	
" میاں محمد اسمٰعیل صاحب دارا پوری مرحوم بذریعہ پسران میاں محمد اسمٰعیل صاحب "	۵۰۰	
" ڈاکٹر رشید احمد صاحب اختر - طارق آباد "	۵۰۰	
" " عبدالمنان صاحب - فیکٹری ایریا "	۵۰۰	
" رانا منظور احمد صاحب - ناظم آباد "	۵۰۰	
" چوہدری عبدالرحمٰن و چوہدری اسلم صاحبان مسجد فضل "	۵۰۰	
" سید عبدالماجد صاحب - پیپلز کالونی "	۵۰۰	
" ڈاکٹر طفیل احمد صاحب ڈار "	۵۰۰	
" شیخ نذیر احمد و سلیم احمد صاحبان - رضا آباد "	۵۰۰	
" چوہدری احمد دین صاحب - پیپلز کالونی "	۵۰۰	
" چوہدری عبدالغنی و چوہدری محمد صدیق صاحبان - پیپلز کالونی "	۵۰۰	
" میاں افتخار احمد صاحب - ٹمبر سٹور "	۵۰۰	
" چوہدری عبدالرشید صاحب بھٹی - پیپلز کالونی "	۵۰۰	
" شیخ تفضل حسین صاحب واپڈا " "	۲۰۰۰	
" ڈاکٹر عبدالمنان خان صاحب راولپنڈی	۲۰۰۰	۱۰۰۰
مکرم نصیر الرحمٰن ناصر صاحب ابن حکیم حفیظ الرحمان صاحب راوی روڈ لاہور	۵۰۰	۲۰۰
" بشیر احمد صاحب شاہد کلاتھ ہاؤس رحمت بازار ربوہ	۵۰۰	
" محمود احمد صاحب زعیم حلقہ گوجر سنگھ - ۱۲ فلیمنگ روڈ لاہور	۵۰۰	
" مرزا عبدالقیوم صاحب صدر نوشہرہ چھاؤنی	۲۰۰۰	
" نعمت اللہ صاحب جاوید - چک ۹۸ شمالی سرگودھا	۵۰۰	

نام مجاہد مع جماعت	وعدہ	ادائیگی
مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب - گنپت روڈ لاہور	۵۰۰۰	
محترمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ اہلیہ حسن آفتاب اسلم صاحب مری	۲۰۰۰	۵۰۰
مکرم شہاب بخش صاحب راولپنڈی	۵۰۰	
" سیٹھ محمد دین صاحب - کریانہ مرچنٹ - رحمت بازار ربوہ	۵۰۰	
" چوہدری محمد خورشید انور صاحب ایڈووکیٹ نارووال	۵۰۰	
" مولوی احمد صادق صاحب مربی سلسلہ ڈھاکہ	۵۰۰	
" عبدالسلام خان صاحب پشاور	۵۰۰	
مجلس انصار اللہ پشاور بذریعہ چوہدری رکن الدین صاحب "	۵۰۰	
مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب مرحوم بذریعہ امیر بیگم صاحبہ اہلیہ ربوہ	۵۰۰	
" سید سہیل احمد صاحب ڈھاکہ	۵۰۰	
" شیخ اقبال احمد صاحب بہاولنگر	۵۰۰	
" بشیر احمد صاحب شاہد ابن مستری نصیر احمد صاحب ٹیکسلا	۵۰۰	
" عبدالمالک صاحب - نائب قائد مغلپورہ لاہور	۵۰۰	
" میاں محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ربوہ	۵۰۰	
" چوہدری غلام حیدر صاحب ملہی چک ۶۶/۴-ر ضلع بہاولنگر	۲۰۰۰	
" محمد علی صاحب ملہی " " " "	۵۰۰	
" نور الدین جہانگیر صاحب مع اہل و عیال ساہیوال	۵۰۰	۲۰۰
محترمہ اصغری بیگم صاحبہ اہلیہ اللہ بخش صاحب "	۵۰۰	۲۰۰
مکرم میجر محمد احسن صاحب "	۵۰۰	۳۰۰
" ملک عزیز احمد صاحب "	۵۰۰	۲۰۰
" عبدالحق صاحب ناصر مع اہل و عیال "	۵۰۱	
" قاضی محمود الحسن صاحب "	۵۰۰	
" چوہدری جلال الدین صاحب قمر واہ کینٹ	۵۰۰	
" سید سرفراز علی صاحب "	۵۰۰	
" محمد اشرف صاحب "	۵۰۰	
" ابو احمد غلام انبیاء صاحب ڈھاکہ	۵۰۰	۵۰
" عنایت اللہ صاحب انصاف کلاتھ شاپ گجرات	۵۰۰	
" امام الدین صاحب - سمن آباد لائلپور	۵۰۰	
" چوہدری محمد اشرف صاحب ابن چوہدری عبدالرحمٰن صاحب آف قادیان لاہور	۵۰۰۰	
" ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب بھٹہ کنڈیاں	۶۰۰	
" عبدالمنان انور صاحب کنری فیکٹری سندھ	۵۰۰	۲۰۰
" محمد اکرم صاحب منہاس لاہور	۵۰۰	
" میر محمد علی صاحب ڈھاکہ	۵۰۰	۱۰
" ڈاکٹر چوہدری عزیز احمد صاحب دھوریہ ضلع گجرات	۵۰۰۰	۵۰۰۰
" امیر علی صاحب سیکرٹری مال دوالمیال ضلع جہلم	۵۰۰۰	۵۰۰۰

اخبارِ احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

تیس ڈاکٹر اور ستر اسی اساتذہ درکار ہیں۔ حضور نے ڈاکٹر صاحبان اور تربیت یافتہ اساتذہ کو تحریک فرمائی کہ وہ اس خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں اور اس طرح دین و دنیا کی حسنات کے وارث بنیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴